© rasailojaraid.com

فاروقی بات کہنے اور کرنے کا ایک خاص سلیقہ رکھتے ہیں۔ ان کہانیوں میں زندگی کی معنویت، حلال و حرام کی تمیز، فلسفہ شہادت، وساوس شیاطین جیسے موضوعات پر معنی خیز اور منطقی گفتگو ملتی ہے۔ فاروقی نے یہ کہانیاں موضوع میں ڈوب کر لکھی ہیں۔ اس کے بقول "ان کہانیوں کے اصل مصنفین بھی مجاہدین مقبوضہ کشمیر ہی ہیں"۔

کشمیر جیسے بڑے المیے پر ہمارے قلم کاروں نے بہت تھوڑا لکھا ہے، خصوصاً اردو افسانہ تو اس باب میں ابھی خاصا تہی دامن ہے۔ اس اعتبار سے اعجاز فاروقی کا یہ مجموعہ افسانے کی خشک صحرائی زمین پر ایک خوشگوار چھینٹے کی حیثیت رکھتا ہے۔ معاصر پاکستانی افسانہ نگار اگر "نوشتہ دیوار" کو فرض کفایہ نہ سمجھ لیں تو یہ ان کی غیرت ملی و قومی بلکہ غیرت ادبی کے لیے تازیانہ ثابت ہو سکتا ہے۔ "پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے"۔ (ر - ہ)

ایک مسافر، وادی دل میں: جیلانی بی اے۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات ۱۵۹۔ قیمت: ۸۰ روپے۔

جیلانی بی اے، جماعت اسلامی کے دیرینہ رکن تھے۔ جماعت میں وہ مختلف ذمہ دارانہ مناصب پر فائز رہے۔ خدمت خلق کے جذبے سے سرشار ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے کام کیا۔ آخری زمانے میں ان کا رول ایک بااصول صحافی کا رہا۔ مگر راقم کے نزدیک ایک ادیب اور افسانہ نگار کے طور پر ان کی حیثیت بہت منفرد اور سب سے اہم ہے ۔۔۔ وہ ہمارے عہد کے معدودے چند خوب صورت نثر لکھنے والوں میں سے تھے۔

اس مجموعے کی بیشتر تحریریں صنف افسانہ کے زمرے میں آتی ہیں۔ بلاشبہ جیلانی کہانی کے فن اور تکنیک سے پوری طرح واقف ہے مگر اس پر مستزاد اس کے ہاں وہ خاص بات جسے جناب نعیم صدیقی نے بایں الفاظ بیان کیا ہے: "اس کی کہانیوں میں یونانی حکما کے نکات، روسی تجزیہ معاشرہ، فرانسیسی پیچیدگی اور باریکی نکات اور اقبال اور مودودی کے اسرار و رموز، ان کے ساتھ دیہاتی زندگی کے سادہ مگر پرخلوص رویے، جدید تہذیب کے ٹیڑھ یہ سب کچھ گھلا ملا ہے"۔۔۔ ان افسانوں میں لکھنے والے کا سوز و گداز، اخلاقی احساس، فلسفیانہ اپروچ، استعجاب انگیز سوالات، تفکر انگیز تجسس اور باطنی اضطراب ایک مختلف انداز میں سامنے آتا ہے۔

مرتبین نے ان تحریروں کو بلاشبہ محنت سے جمع کیا ہے مگر بے حد افسوس ہے کہ ان کا ماخذ اور زمانہ تحریر نہیں بتایا۔ جیلانی کے ... کے لیے یہ ازبس ضروری تھا۔ زیر نظر جملہ

© rasailojaraid.com